REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
یوم پنجشنبہ
ربوہ
فی پرچہ ایک آنہ ۲ پائی (سابقہ)
۱۰ نئے پیسے

الفضل

جلد ۵۰/۱۵ ۔ ۲۹ احسان ۱۳۴۰ ہش ۔ ۲۹ جون ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۱۴۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۲۷ جون بوقت ½۱۰ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اِس وقت بھی طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مسلم ممالک نظریاتی اختلاف کے باوجود اسلام کی بنیاد پر متحد ہو سکتے ہیں

شمالی نائیجیریا کی طرف سے تمام ملکوں کے لئے حقِ خود ارادیت کی حمایت

پشاور ۲۸ جون۔ شمالی نائیجیریا کے وزیر اعظم سر احمدو بیلو نے کل یہاں کہا کہ میرا ملک بین الاقوامی تنازعوں کو حل کرنے کے لئے حق خود ارادیت کے اصول کی پُر زور حامی ہے۔ سر احمدو بیلو جب کل صبح راولپنڈی سے یہاں پہونچے تو اخبار نویسوں نے ان سے دریافت کیا تھا کہ پاکستان کے سب سے بڑے مسئلہ کشمیر کے بارے میں نائیجیریا کا طرز عمل کیا ہے — وزیر اعظم نے مزید کہا کہ میرا ملک لوگوں کو ان کا حق خود اختیاری استعمال کرنے کا اختیار ملنے پر یقین رکھتا ہے

سر احمدو بیلو نے اس سلسلے میں اس کے سوا کچھ اور کہنے سے انکار کر دیا کہ ان کی حکومت تنازعوں کو حل کرنے کے لئے حق خود ارادیت کے اصول کی حامی ہے۔ نائیجیریا کے وزیر اعظم نے مزید بتایا کہ صدر ایوب سے بات چیت کے دوران میں باہمی مفاد کے امور پر غور کیا گیا تھا یعنی یہ کہ دونوں مسلم ممالک ایک دوسرے کی خوشحالی کے لئے ایک دوسرے کی کس طرح مدد کر سکتے ہیں۔ شمالی نائیجیریا کے وزیر اعظم سے مسلم ممالک کی دولت مشترکہ بنانے کے نظریہ کے بارے میں بھی سوال کیا گیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس مقصد کے حصول کے لئے سب سے پہلا اقدام یہ ہے کہ مسلم ممالک کے سربراہوں کا ایک اجلاس بلایا جائے۔ ....

....

... انہوں نے کہا کہ مسلم ممالک کا دورہ کر کے میں اس قسم کے اجلاس کے لئے بنیادی کام کر رہا ہوں۔ ان سے دریافت کیا گیا۔ کہ آیا یہ ممکن ہوگا کہ تمام مسلم ممالک کے سربراہوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا جائے۔ کیونکہ ان کے نظریات میں اختلاف ہے۔ اور وہ مختلف بلاکوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ سر احمدو بیلو نے جواب دیا کہ اس قسم کے اختلافات کو دور کرنے کے لئے اسلامی رشتہ کافی مضبوط ہے۔ ہم مذہبی بنیاد پر یکجا ہو سکتے ہیں۔ ضروری بات یہ ہے کہ ہم مل کر بیٹھیں۔ اور اگر ایسا ہو تو ہم پھر مختلف مسلم ممالک کے درمیان اختلافات کو بھی دور کیا جا سکتا ہے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ عالم اسلامی کو متحد کرنے کی راہ میں سیاسی اختلافات کو حائل نہیں ہونا چاہیئے۔ اسلام ہی ایک ایسی قوت ہے جو سب کو ایک رشتہ میں پروئے ہوئے ہے وزیر اعظم نے تجویز پیش کی کہ مسلم ممالک کی دولت مشترکہ قائم کرنے کے سلسلہ میں تفاصیل تیار کرنے کے لئے مسلم ممالک کے سربراہوں کا اجلاس سرزمین عرب پر طلب کیا جائے۔ ایک اور سوال کے جواب میں سر احمدو بیلو نے کہا کہ پاکستان زراعت، صنعت اور نظم و نسق کے میدانوں میں نائیجیریا کی مدد کر سکتا ہے۔

کویت میں ہنگامی صورتِ حال کا اعلان کر دیا گیا

عربوں کا ردِ عمل بالعموم کویت کے حق میں ہے

لندن ۲۸ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ کویت میں گزشتہ رات ہنگامی صورت حال کا اعلان کر دیا گیا ہے اور امیر کویت نے تمام عرب سربراہوں کے نام پیغامات بھیجے ہیں۔ جن میں اس خدشہ کا اظہار کیا گیا ہے کہ عراق نے کویت کا نظم و نسق سنبھالنے کی کوشش کی۔ تو اس کی مخالفت کی جائے گی — متحدہ عرب جمہوریہ کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے ہنگامی صورت حال کے اعلان کی خبر دیتے ہوئے کہا ہے۔ کہ عربوں کا ردِ عمل بالعموم یہ ہے کہ کویت پر عراق کا کوئی حق نہیں ہے۔

کویت ریڈیو نے کل رات کہا کہ سعودی عرب کے شاہ سعود کل کابینہ کے ایک اجلاس کی صدارت کریں گے جس میں کویت پر عراق کے دعوے پر غور کیا جائیگا۔

کویت ریڈیو نے یہ اعلان بھی کیا ہے کہ شاہ سعود نے امیر کویت کو ایک پیغام بھیجا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ "ہم آپ کے ساتھ ہیں"۔

بغداد ریڈیو نے کل رات کوئی سبب بتائے بغیر اپنے نشریات کے وقت میں توسیع کر دی اور فوجی نغمے نشر کرنا شروع کر دیئے۔ جس کے درمیان میں بار بار یہ اعلان کیا جاتا عبدالکریم قاسم نے کہا ہے کہ عراق کی سرحدیں جنوبی کویت تک پھیلی ہوئی ہیں۔

یکم جولائی کو بنک بند رہیں گے

لاہور ۲۸ جون۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان اور دوسرے تمام بنک یکم جولائی ۱۹۶۱ء کو بنکوں کی تعطیل کے باعث بند رہیں گے۔

نائیجیریا کے طالب علموں کا وفد پاکستان آئیگا

راولپنڈی ۲۸ جون۔ نائیجیریا کے بارہ طالب علموں کی ایک جماعت عنقریب پاکستان آئیگی یہ جماعت چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کی کارپوریشن کے طریق کار کا مطالعہ کرے گی۔ پاکستانی کابینہ کے ارکان اور شمالی نائیجیریا کے وزیر اعظم سر احمدو بیلو اور ان کے چار وزیروں کے درمیان کل یہاں مذاکرات کے دوران نائیجیریا کے طالب علموں کے دورہ پاکستان کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ ان مذاکرات کے دوران دونوں ملکوں کے درمیان قومی اقتصادی اور ثقافتی تعاون کے بارے میں غور کیا گیا معلوم ہوا ہے کہ ان مذاکرات کے دوران سر احمدو بیلو نے کہا کہ وہ مغربی جرمنی کے فنی ماہرین کی بجائے پاکستانی ماہرین کی خدمات حاصل کرنے کو ترجیح دینگے

صدر ایوب کو نائیجیریا آنے کی دعوت

پشاور ۲۸ جون۔ شمالی نائیجیریا کے وزیر اعظم سر احمدو بیلو نے کل یہاں بتایا کہ مستقبل قریب میں صدر ایوب کو نائیجیریا کا دورہ کرنے کی دعوت دی جائے گی۔ ان سے دریافت کیا گیا تھا۔ کہ آیا مری میں اپنی حالیہ ملاقات کے دوران انہوں نے صدر ایوب کو نائیجیریا کا دورہ کرنے کی دعوت دی تھی۔ وزیر اعظم نے جواب دیا نہیں لیکن ہم عنقریب دعوت دیں گے۔ ہمیں صدر ایوب کے اس دورے سے بڑی مسرت ہوگی۔

خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس

مورخہ ۲۸ جون ۱۹۶۱ء بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس ہوگا۔ تمام خدام بروقت شمولیت فرمائیں۔

مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ جون ۱۹۶۱ء

جماعتِ احمدیہ اور اس کے ارکان

ہم نے اپنے گزشتہ اداریوں میں سید سلیمان صاحب ندوی مرحوم کا ایک قول نقل کیا ہے جو دوبارہ یہاں نقل کرتے ہیں:-

"بہتر سے بہتر فلسفہ، عمدہ سے عمدہ تعلیم، اچھی سے اچھی ہدایت زندگی نہیں پا سکتی اور کامیاب نہیں ہو سکتی اگر اس کے پیچھے کوئی ایسی شخصیت اس کی حامل اور عامل ہو کر قائم نہیں ہے جو ہماری توجہ، محبت اور عظمت کا مرکز ہو۔"

یہ قول نہایت ہی دانشمندانہ ہے۔ اس کے یہی معنی ہیں کہ جب تک کوئی ایسی مرکزی ہستی زندہ موجود نہ ہو جو کسی اصول کی حامل اور عامل ہو کر ہماری توجہ محبت اور عظمت کا مرکز ہو اس وقت تک کوئی فلسفہ۔ عمدہ سے عمدہ تعلیم۔ اچھی سے اچھی ہدایت زندگی نہیں پا سکتی اور کامیاب نہیں ہو سکتی چونکہ جماعت احمدیہ کا ایک ایسا امام ہے جو ان اصولوں کا حامل اور عامل ہے جن پر جماعت کا قیام ہے اور اس لئے وہ ارکان جماعت کی توجہ، محبت اور عظمت کا مرکز ہے اس لئے جماعت احمدیہ ان اصولوں کو بروئے کار لانے میں کامیاب ہے۔

جماعت احمدیہ کی توجہ، محبت اور عظمت کا مرکز حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہیں۔ اور یہی وہ حقیقت ہے جس کی وجہ سے ہماری جماعت ایک بنیان مرصوص کی طرح کام کر رہی ہے اور اس نے تمام دنیا کے کناروں پر اسلامی مشن قائم کئے ہیں۔ آپ ہی کی رہنمائی سے جماعت وہ کام کر رہی ہے جس کی نظیر تمام اسلامی جماعتوں میں تو کیا آج تمام دنیا کی جماعتوں میں نہیں ملتی۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت کا ہر مخلص فرد اپنا مال۔ اپنی اولاد اور اپنی جان جماعتی کاموں کے لئے دینے پر آمادہ رہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہی وجہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد قربانیاں کرتا ہے اور قربانیوں میں بیش از پیش حصہ لینا باعث سعادت سمجھتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ الٰہی نظام ہے۔ اور وہی لوگ اس کو چلا سکتے ہیں جو اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کے لئے قربانیاں کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا علیٰ وجہ البصیرت ایمان ہے کہ یہ نظام اللہ تعالیٰ کے اس پروگرام کے مطابق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے احیاء و تجدید کے لئے مقرر کیا ہے جیسا کہ اس نے وعدہ فرمایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر
و انا لہ لحافظون۔

یعنی ہمیں نے ذکر نازل کیا ہے اور ہمیں اس کے حافظ ہیں۔ پھر یہیں تک بس نہیں کی اللہ تعالیٰ نے اپنے طریق کار پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ:-

"وعد اللہ الذین
اٰمنوا منکم وعملوا
الصّٰلحٰت لیستخلفنّھم
فی الارض کما استخلف
الذین من قبلھم۔"

پھر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر مجددین مبعوث کیا کرے گا۔ جو دین اسلام کی تجدید کیا کریں گے۔ اس ضمن میں بہت سی اور بھی احادیث ہیں۔ مثلاً خلافت علیٰ منہاج نبوت والی حدیث ان آیات قرآنی اور احادیث رسول اللہ صلعم سے تجدید و احیائے دین کے الٰہی پروگرام کا تمام مالہ وما علیہا ہمارے سامنے آجاتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا علیٰ وجہ البصیرت ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اسی پروگرام کے مطابق مجددین مبعوث فرمائے ہیں۔ اور اسی پروگرام کے مطابق اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مہدی معہود اور مسیح موعود بنا کر مبعوث کیا ہے جس سے دوبارہ خلافت علیٰ منہاج النبوت قائم ہوئی ہے۔ اور ہر احمدی کا علیٰ وجہ البصیرت ایمان ہے کہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد اسی پروگرام کے مطابق خلیفۃ المسیح ہیں۔

الغرض جماعت احمدیہ پاکستان جس کا مرکز "ربوہ" میں ہے ان دستوں پر مشتمل ہے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کو اپنا امام اور پیشوا اور مصلح موعود مانتے ہیں۔ جو شخص آپ کو خلیفۃ المسیح الثانی نہیں مانتا وہ اس جماعت سے کوئی تعلق نہیں رکھتا خواہ وہ اپنے آپ کو احمدی ہی کہتا ہو وہ جماعت میں داخل نہیں۔ اسی طرح جس جماعت احمدیہ کے نظام کا مرکز ربوہ ہے وہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایات کے مطابق اس نظام کو چلانے کی ذمہ دار ہے۔ الغرض جو شخص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اطاعت بطور امام اور پیشوا کے نہیں کرتا اور آپ کو خلیفہ برحق تسلیم نہیں کرتا نہ تو وہ جماعت کا رکن ہے نہ اس سے چندہ وصول کیا جاتا ہے اور نہ اس پر کسی طرح کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ نے خصوصیت عطا کی ہے اور اس نے وہ کارنامے خاص کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی میں دکھائے ہیں جن کا دوست کیا مخالفین تک بھی رطب اللسان ہیں۔

ہماری دلیل یہ ہے جس کا کوئی جواب نہیں کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی اور جماعت بھی وہ کام کر کے دکھاتی جو جماعت احمدیہ کی چھوٹی سی جماعت کر کے دکھا رہی ہے۔

ہم اس کے ثبوت میں سینکڑوں حوالے پیش کر سکتے ہیں جماعت کی تنظیم اور فعالیت کی تعریف مسلمانوں ہی نے نہیں کی بلکہ مغربی پادریوں اور مستشرقین تک نے کی ہے۔ یہی جماعت ہے جو آج مغربی الحاد اور عیسائیت کی عظیم طاقتوں سے نبرد آزما ہے اور ہر محاذ پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے فتح حاصل کر رہی ہے۔

فتاویٰ احمدیہ کی تدوین

دارالافتاء کے زیر اہتمام فتاویٰ احمدیہ کی نئے سرے سے تدوین پیش نظر ہے اگر کسی دوست کے پاس حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایسے ارشادات بصورت ہدایات یا خط ہوں جن کا تعلق فقہی امور سے ہو تو دفتر ہذا کو اس کی ایک نقل بھجوا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

مربی صاحبان، امراء اور پریذیڈنٹ حضرات خاص طور پر تعاون فرما کر شکریہ کا موقعہ بخشیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار (ناظم افتاء)

"زمیندارہ مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں"

ایسی مجالس انصار اللہ جن میں زیادہ تعداد زمیندار احباب کی ہے۔ انہیں بذریعہ خطوط قیادت مال کی طرف سے توجہ دلائی جا رہی ہے۔ اس وقت زمیندار احباب کے لئے خداتعالیٰ کے فضل سے موقعہ ہے کہ وہ اپنا چندہ ادا فرما دیں۔ چندہ انصار اللہ اگرچہ زیادہ نہیں تاہم اس وقت اس کی ادائیگی نہایت ضروری ہے۔ اس لئے زعماء کرام کوشش فرمائیں کہ جملہ احباب انصار کا چندہ سب کا سب جمع کر کے مرکز میں پہنچا دیا جائے۔ چندہ تعمیر جو حسب توفیق ہے اور چندہ اشاعت لٹریچر ایک روپیہ فی کس کا خاص خیال رکھیں۔ اجتماع انصار اللہ کے انتظامات بھی شروع ہونے والے ہیں۔ ہر ایک قیادت کو شوریٰ کے فیصلوں کے مطابق انہیں عملی جامہ پہنانا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے۔

(قائد مالی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا:- جیسا کہ احباب کو اخبار الفضل سے معلوم ہو چکا ہے کہ عزیز الرحمٰن صاحب خالد متعلم جامعہ احمدیہ کو بھلوال اسٹیشن پر گاڑی کا ایک حادثہ پیش آگیا تھا جس سے ان کے دائیں پاؤں کی ران پر شدید زخم آگیا۔ ان کو یہاں سول ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ مکرم ڈاکٹر سجاد احمد صاحب ہمدانی نے ان کے زخم کو دیکھا تھا اور ٹانکے کر دیئے تھے۔ اب خدا کے فضل سے زخم مندمل ہونا شروع ہو گیا ہے۔ عزیز الرحمٰن صاحب موصوف جامعہ کے طالب علم ہونے کے علاوہ "واقفِ زندگی" بھی ہیں اس لئے میں احباب سے عموماً اور درویشان سلسلہ اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خصوصاً درخواست کرتا ہوں کہ وہ درد دل سے ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد ان کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار عبدالباری قیوم "واقف زندگی" متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ
حال بھلوال ضلع سرگودھا

فاطمہ بی بی زوجہ رسالدار غلام محمد صاحب آدووالمیال ۵/-
کیپٹن عطاء اللہ خاں صاحب 〃 ۱۰/-
اللہ دتہ صاحب مرحوم والد رسالدار غلام محمد 〃 ۵/-
صاحب نور دختر و والدہ مرحومہ 〃 ۱۰/-
نصر اللہ عمر صاحب۔ نوید عمر صاحب 〃 ۱۰/-
سائرہ بیگم اہلیہ کپتان عطاء اللہ صاحب 〃 ۵/-
والدہ مرحومہ کیپٹن نیاز احمد صاحب 〃 ۵/-
کرم بی اہلیہ میجر حبیب اللہ صاحب 〃 ۱۵/۸
جمعدار عبد اللہ صاحب 〃 ۵/-
شرف بی والدہ مبارک احمد صاحب 〃 ۵/-
والدین مرحومین کیپٹن شیر زمان صاحب 〃 ۵/-
کیپٹن شیر زمان صاحب 〃 ۱۸/-
ایوب احمد صاحب 〃 ۵/-
ممتاز بیگم اہلیہ صوبیدار یسین احمد صاحب 〃 ۵/-
کرم بی اہلیہ عبد المجید صاحب 〃 ۵/-
ارشاد بیگم دلد عبد اللہ خاں صاحب 〃 ۵/-
حمیدہ ثریا بیگم صاحبہ 〃 ۵/۱۲
بچگان 〃 〃 ۱۰/-
رسالدار غلام محمد صاحب 〃 ۳۲/-
میجر حبیب اللہ صاحب 〃 ۲۵۵/-
محمد خاں صاحب مرحوم 〃 ۵/-
بیوہ محمد خان مرحوم 〃 ۵/-
لیفٹیننٹ ظفر اللہ خاں صاحب 〃 ۱۰/-
بشریٰ اہلیہ بشارت احمد صاحب 〃 ۵/-
والدہ مرحوم عبد الستار صاحب 〃 ۵/۱
نور الحق ولد بہاول حق صاحب 〃 ۵/-
خدا بخش صاحب 〃 ۱۰/-
مبارکہ دختر فضل الٰہی صاحب 〃 ۵/-
حیدر خاں ولد غلام حسین صاحب 〃 ۵/-
زیب النساء بنت حافظ عبد العلی پنڈ دادنخان ۴۴/-
مولوی عبد الرحیم صاحب بھون ضلع جہلم ۵/-
غلام محمد صاحب نئی آبادی چکلالہ راولپنڈی ۱۲/۸
محمد الدین صاحب 〃 〃 ۷/۱۰
چوہدری بشیر احمد صاحب E.T.O معہ اہل و عیال ۵۶/-
صوفی محمد شفیع صاحب حلقہ صدر راولپنڈی ۱۰/۸
شیخ لطف المنان صاحب 〃 ۱۲/۴
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 ۹/۸
صوبیدار محمد نواز صاحب ایم ایچ ہسپتال صدر ۱۰۱/-
ماسٹر خدا بخش صاحب مسجد راولپنڈی ۵/۱۴
امۃ الغفور صاحبہ اہلیہ عبد الغفور صاحب ۱۵/-
کرنل مبارک احمد صاحب واہ کینٹ ۱۳۵/-
شیخ محمد لطیف صاحب 〃 ۱۱/-
محمد ایوب صاحب 〃 ۵/-
ڈاکٹر مرزا عبد الرؤف صاحب کیمبل پور ۲۰۵/-
سردار سلطان سرفراز خاں صاحب والد مرحوم کرنل صاحب ۷۵/-
سردار بانو اہلیہ مرحومہ کرنل ملک سلطان محمد صاحب کوٹ فتح خاں ۱۵۰/-
عائشہ صدیقہ بیگم صاحبہ زوجہ 〃 ۱۵۰/-
راشدہ سلطانہ بنت 〃 〃 ۷۵/-
سلطان رشید خان صاحب ابن 〃 ۷۵/-
شیخ فضل حسین صاحب 〃 ۶/-
چوہدری کریم بخش صاحب بھکھہ ۱۶/-

چوہدری علی احمد صاحب داؤد خیل ۱۰/-
نعیم احمد صاحب 〃 ۵/-
چوہدری عنایت اللہ صاحب E.A.C ڈیرہ غازیخان ۱۰۰/-
ملک غلام حیدر صاحب 〃 ۲۵/-
حفیظ احمد صاحب 〃 ۵/-
عبد الحئی صاحب مدرس۔ بستی مندرانی 〃 ۸/-
ماسٹر محمد عباس خاں صاحب 〃 ۵/۸
مولوی غلام حیدر صاحب گل گھوٹو 〃 ۵/۱
محمد عمر خاں صاحب ہاشمی 〃 ۵/۶
اہل و عیال 〃 〃 ۵/۶
بشریٰ خورشید صاحبہ ملک مظفر گڑھ ۵۰/-
چوہدری نذیر احمد صاحب ایس ڈی او چوٹی ۱۱۵/-
〃 حبیب اللہ صاحب چک ۹۳/ E.B.O.۲ ۵/-
〃 واحد بخش صاحب علی پور ۱۳/۱۲
اخلاق احمد صاحب ۵/-
مرزا احمد بیگ صاحب پنشنر منٹگمری ۲۰/-
حافظ ملک احمد صاحب 〃 ۳۴/۵۰
چوہدری محمد حیات صاحب 〃 ۲۶/۴
نذیر احمد خاں منجانب والد صاحب 〃 ۵/-
پسران ملک غلام احمد خاں بذریعہ مقبول احمد خاں ۸/-
اہلیہ و بچگان مرزا احمد بیگ صاحب منٹگمری ۳/-
اہلیہ صاحبہ حافظ ملک احمد صاحب 〃 ۵/۸
مریم بی بی صاحبہ بنت 〃 〃 ۵/۸
معہ دیگر بچگان 〃 〃 ۳/۸
امۃ الحئی صاحبہ اہلیہ نذیر احمد خاں صاحب 〃 ۵/۲
منورہ سلطانہ صاحبہ 〃 ۵/-
مبشرہ سلطانہ صاحبہ 〃 ۵/۸
سید منصور احمد صاحب 〃 ۵/-
چوہدری مبارک احمد خاں صاحب پاکپتن ۱۱/-
مہر بی بی اہلیہ نور الدین صاحب مرحوم چک ۶/ ۲-۱۱ ۳۳/-
ہاجرہ بیگم صاحبہ 〃 〃 ۲۵/-
چوہدری نور الدین صاحب مرحوم 〃 ۶/۴
ریشم بی بی اہلیہ غلام رسول صاحب معہ بچگان 〃 ۶/۱۴
والدہ محمود احمد صاحب باجوہ چک ۵۵/ ۲-L ۷/-
ماسٹر حاکم علی صاحب سیکرٹری مال اوکاڑہ ۴۹/-
شیخ محمد الدین صاحب سوداگر چرم دیپالپور ۳۷/-
شیخ محمد اقبال صاحب ایڈووکیٹ 〃 ۶۰/-
اہلیہ صاحبہ سید مبشرات احمد صاحبہ 〃 ۵/-
ڈاکٹر ملک نیاز محمد صاحب چک ۱۱۹/ G.B.۲ ۱۰۵/-
شیخ غلام ہادی صاحب صدر گوگیرہ ۱۱/۵
عبد الحق صاحب ولد ناصر الدین صاحب 〃 ۱۸/-
زہرہ بیگم اہلیہ علم الدین صاحب چک ۹۶/ ۱۲-L ۵/۱
بیگم بی بی اہلیہ نواب الدین صاحب ۵/۱۰
منظور بیگم صاحبہ ۵/۱
چوہدری محمد شفیع صاحب چک ۲۴۵/ E.B ۱۹/۲
محمود احمد صاحب 〃 ۶/۶
چوہدری عبد الغفار صاحب 〃 ۶/-
اہل و عیال غلام احمد صاحب ایل پلاٹ ۵/-
والدہ چوہدری اللہ دتہ صاحب ۱۲۸/ ۹-L ۱۰۰/-
آمنہ بی بی صاحبہ اہلیہ حکیم مرغوب اللہ شیخوپورہ ۲۴/۸
حکیم عبد الرزاق صاحب ۶۸/۸
〃 ظفر الدین صاحب ۶۸/۸

چوہدری غلام قادر صاحب کنٹینبل شیخوپورہ ۵/۳
〃 نذیر احمد صاحب 〃 ۵/۱۲
〃 عبد القادر صاحب 〃 ۵/۴
〃 ظہیر الدین صاحب خزانچی بیگم کوٹ 〃 ۲۸/-
منشی محمد الدین صاحب چوڑ اسگھر 〃 ۵۶/۲
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 ۱۱/۲
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم 〃 ۱۳/-
والد صاحب مرحوم منشی محمد الدین صاحب 〃 ۸/۲
بچگان 〃 〃 ۳/۴
ماسٹر سید علی ہاشمی ۱۷/ چہور 〃 ۲۲/۱۴
مولوی رحیم بخش صاحب 〃 ۲۲/۱۴
چوہدری عزیز احمد آڑھتی 〃 ۶۲/۲
اللہ بی بی اہلیہ مولوی رحیم بخش 〃 ۷/۸
چوہدری عطاء اللہ صاحب 〃 ۲۰/-
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 ۶/۸
شریفاں بی بی معہ بچگان 〃 ۶/۱۰
چوہدری بشیر احمد صاحب 〃 ۲۰/-
〃 محمد عطاء اللہ صاحب مریدکے 〃 ۱۳/-
ناصرہ نسرین 〃 〃 ۵/-
چوہدری محمد بوٹا صاحب چوہڑکانہ 〃 ۲۹/-
حکیم سردار محمد خاں صاحب ننکانہ 〃 ۲۰/-
صوفی مرزا چاند بیگ صاحب 〃 ۱۰/-
زینت بی بی اہلیہ 〃 〃 ۷/-
حاجی عبد الرحمن صاحب ڈاکٹر 〃 ۱۷/۴
رحیم بی بی اہلیہ رسول بخش صاحب 〃 ۱۱/-
زینب بی بی بنت ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ننکانہ 〃 ۱۱/-
مبارکہ بیگم 〃 〃 ۱۱/-
نصرت بیگم 〃 〃 ۱۱/-
نصیر احمد صاحب ابن 〃 〃 ۱۱/-
منشی غلام جیلانی صاحب 〃 ۱۰/۲
بچگان 〃 〃 ۵/۲
سلامت بی بی اہلیہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب 〃 ۱۱/-
مستری اللہ رکھا صاحب گھسیٹی درکاں 〃 ۷/۱۵
رسول بی بی اہلیہ 〃 〃 ۵/۳
بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال بلڑکے 〃 ۸/۱۵
اہل و عیال و اقارب 〃 〃 ۱۷/۱۱
جمال الدین صاحب 〃 〃 ۷/۱۳
مولوی عبد الکریم صاحب بیلا پور 〃 ۵/۵
چوہدری احمد الدین صاحب مکسیاں 〃 ۵/-
〃 محمد خاں صاحب 〃 〃 ۵/-
حکیم جلال الدین مرڑھ بلوچاں 〃 ۲۸/۶
محمد نواز صاحب 〃 〃 ۶/-
ایم بشیر احمد صاحب نانو ڈوگر 〃 ۷/۱۲

گجرات

رابعہ علی محمد خاں صاحب گجرات ۲۳۳/-
منشی محمد ابراہیم صاحب 〃 ۷/۴
میاں سعید احمد صاحب بٹ 〃 ۲۹/-
مرزا خدا بخش صاحب 〃 ۱۶/۱۳
ڈاکٹر اعظم علی صاحب 〃 ۵۶/-
اہل و عیال مرزا خدا بخش صاحب 〃 ۵/۱۲
بچگان ڈاکٹر نیر عبد الحق صاحب 〃 ۲۵/-

انتسابی سرور بیگم صاحبہ گجرات ۵/۱۴
میاں لال دین مشن سکول (زنانہ) 〃 ۵/۷
چوہدری خلیل احمد صاحب معہ اہلیہ 〃 ۱۳/-
بیگم فضل حق صاحب مرحوم 〃 ۵/۴
رسول بی بی اہلیہ فضل الٰہی صاحب 〃 ۵/۴
چوہدری محمد ابراہیم صاحب چک سکندر 〃 ۱۰/-
میاں محمد صاحب ولد نور الدین صاحب 〃 ۵/-
بھاگ بھری صاحبہ 〃 ۵/-
غلام محمد صاحب مرحوم 〃 ۵/-
فضل احمد صاحب 〃 ۵/-
صوبیدار میجر اللہ دتہ صاحب دھیر کے کلاں 〃 ۱۹۷/۴
چوہدری محمد خان صاحب 〃 〃 ۵/۹
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 ۵/۵
صوبیدار میاں خاں صاحب 〃 ۱۸/۲
چوہدری رسول احمد چیمہ ڈنگہ 〃 ۸۱/۸
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 ۱۲/۴
چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ 〃 ۳۰/۴
حافظ محمد صغیر مرحوم 〃 ۵/۴
والدہ محمود احمد صاحب 〃 ۵/۴
نذیرہ فاطمہ صاحبہ 〃 ۵/۴
چوہدری بشیر احمد صاحب چیمہ 〃 ۵/۴
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 ۵/۴
چوہدری غلام علی صاحب 〃 ۶/۵
〃 نذیر احمد 〃 ۵/۱
منشی ضیاء الحق صاحب 〃 ۶/۴
ڈاکٹر محمد اسماعیل کڑیانوالہ 〃 ۲۲۰/-
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 ۶۰/-
شیخ رشید احمد صاحب 〃 〃 ۴۰/-
ڈاکٹر مسعود احمد صاحب 〃 〃 ۵/-
حوالدار میجر غلام علی 〃 〃 ۷/۱
حاکم بی بی اہلیہ 〃 〃 ۵/۱
بابا صدر الدین صاحب گکرالی 〃 ۵/۱۵
اہلیہ ماسٹر احمد الدین صاحب 〃 ۱۰/-
ماسٹر غلام احمد صاحب 〃 ۱۲/-
مولوی محمد عبد اللہ صاحب بنیاں 〃 ۱۵/-
بیگم بی بی ماسٹر محمد عبد اللہ کھاریاں 〃 ۹/۲
میجر منظور الحسن صاحب برائے مالمگبر 〃 ۱۱۰/-
والد مرحوم ڈاکٹر نور الحسن صاحب 〃 ۱۰/-
میراں بخش صاحب سوک کلاں 〃 ۸/-
فاطمہ بی بی 〃 〃 ۸/۱
ملک شریف احمد صاحب 〃 ۵/۱۰
اہلیہ صوبیدار میر نصر اللہ صاحب 〃 ۲۰/-
چوہدری نواب خاں کالرا دیوان سنگھ شیخوپورہ 〃 ۷/۱۰
〃 غلام حیدر صاحب 〃
مرزا احمد الدین صاحب کنجاہ ۱۱/۴
والدہ 〃 〃 〃 ۵/-
محمود احمد صاحب 〃 ۱/۸
چوہدری احمد الدین صاحب 〃 ۸/-
رابعہ بیگم صاحبہ 〃 ۸/-
ہاجرہ بیگم صاحبہ 〃 ۱۲/-

(باقی)

السابقون الاولون کی تازہ فہرست

جو احباب اپنا وعدہ تحریک اوائل سال ہی میں کلی طور پر ادا فرما رہے ہیں وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایک ارشاد کی روشنی میں السابقون الاولون کہلانے کی سعادت حاصل کر لیتے ہیں۔ اشاعت اسلام کے لئے ان کی یہ قربانی ساری جماعت کی دعاؤں کی متقاضی ہوتی ہے۔ اس ضمن میں متعدد قسطیں الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ ذیل میں تازہ فہرست ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔ قارئین کرام سے ان کے لئے خاص دعاؤں کی درخواست ہے۔

لائلپور

رانی صاحبہ چک ۲۵۰ حویلی لائلپور ۵/-
عبدالمجید صاحب چک ۳۰۶ گ ب چک ۲۱۶ گ ب ۱۰/-
رشیم بی بی اہلیہ محمد صادق صاحب 〃 ۵/۵
بسم اللہ بیگم اہلیہ عبدالمجید صاحب 〃 ۵/-
چوہدری حیدر علی صاحب چک ۹۱ ج ب دھنوآنہ ۱۱۲/-
محمدی بیگم صاحبہ چک ۳۳۳ گ ب فرید آباد ۲۵/-

سرگودھا

ڈاکٹر ایس۔ اے صوفی صاحب سرگودھا ۲۵/۱۲
بابو غلام رسول صاحب پوسٹل کلرک 〃 ۲۲/-
سیدہ خاتون صاحبہ بنت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب 〃 ۲۰/-
صوفی محمد ابراہیم صاحب سرگودھا ۲۰/-
سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اقبال صاحب پراچہ 〃 ۱۱۵/-
عبدالرحمن صاحب آڑھتی از آنحضرت صلعم ۵۰/-
اہلیہ صاحبہ بابو غلام رسول صاحب سرگودھا ۶/-
عبدالرشید صاحب پسر 〃 ۶/-
ڈاکٹر حاجی جنود اللہ صاحب 〃 ۳۱/-
چوہدری بشیر احمد صاحب آڑھتی 〃 ۱۰/۱۲
قریشی رشید احمد صاحب ایجنٹ الفضل 〃 ۸/-
چوہدری محبوب احمد صاحب 〃 ۳۲/-
منور احمد صاحب پسر 〃 ۶/-
امۃ الحفیظ اہلیہ ماسٹر خدا بخش صاحب 〃 ۱۲/-
امۃ الرحمن اہلیہ منشی محمد الدین صاحب 〃 ۵/۱۲
عائشہ بیگم اہلیہ محمد اسماعیل قادیانی 〃 ۵/۸
چوہدری مسعود احمد صاحب 〃 ۱۰/-
منصورہ بیگم بنت مرزا عبدالحق صاحب 〃 ۱۱/-
محمد صدیق صاحب 〃 ۵/-
محمد شریف صاحب 〃 ۵/۴
ناصر احمد ظفر صاحب 〃 ۶/-
م/ محمود احمد صاحب باجوہ چوہدری 〃 ۶۰/-
حمیدہ بانو صاحبہ بیگم پیر عبدالحق صاحب 〃 ۱۲/۸
چوہدری نذیر احمد صاحب 〃 ۵/-
شفیق الرحمن صاحب 〃 ۶/-
چوہدری خان محمد جان صاحب 〃 ۵/-
ماسٹر خدا بخش صاحب 〃 ۲۶/-
چوہدری ظہور احمد صاحب 〃 ۵/-
شیخ مبارک احمد صاحب نائب مہتمم خدام پراچہ 〃 ۱۶/-
کیپٹن خادم حسین صاحب 〃 ۱۹/-
عبدالمالک صاحب زرگر 〃 ۵/-
بیگم صاحبہ چوہدری شریف احمد باجوہ 〃 ۱۰/۴

عبدالمجید صاحب سرگودھا ۱۹/-
ملک محمد حسین صاحب پولیس 〃 ۵/-
میاں عبدالحکیم صاحب خوشاب 〃 ۱۳/۴
عبدالرشید خان صاحب 〃 〃 ۲۳/-
بھاگ بھری صاحبہ 〃 〃 ۶/-
عبدالرشید صاحب 〃 〃 ۵/۴
ملک غلام رسول صاحب رکھ چراگاہ بھیرہ 〃 ۲۰/-
مخدوم بشیر احمد صاحب 〃 〃 ۳۲/-
ملک محمد عبداللہ صاحب 〃 〃 ۹۵/-
اہلیہ صاحبہ ملک محمد عبداللہ صاحب 〃 〃 ۱۵/-
مسعودہ بانو صاحبہ ہیڈ مسٹرس گرلز سکول بھیانا 〃 ۱۸/۸
مخدوم محمد ایوب صاحب 〃 〃 ۳۷/-
〃 محمد اجمل صاحب 〃 〃 ۱۳/-
حکیم محمد رمضان صاحب 〃 〃 ۱۲/۱
شریفہ بیگم صاحبہ 〃 〃 ۵/۱۵
ملک غلام حسین صاحب میانی گھوگھیاٹ 〃 ۱۱/۴
ملک غلام محمد صاحب 〃 〃 ۷/۳
چوہدری غلام علی صاحب چک ۹۸ س ش 〃 ۱۵/۱۰
محمود احمد صاحب سیکرٹری مال 〃 〃 ۱۸/-
عبدالغفور صاحب 〃 〃 ۱۱/-
بشیر احمد صاحب 〃 〃 ۶/۱۲
حکیم علی حسن صاحب 〃 〃 ۵/۱۴
امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ محمود احمد صاحب 〃 〃 ۶/۸
بچگان محمود احمد صاحب 〃 〃 ۶/۸
فضل بی بی صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب 〃 〃 ۵/۱۲
عنایت بیگم اہلیہ چوہدری غلام علی صاحب 〃 ۷/۶
دختران چوہدری غلام علی صاحب 〃 ۵/۱۲
چوہدری بڈھے خاں صاحب وغیرہ 〃 ۵/۷
نھے خاں وسلمان وجنت بی بی صاحبہ 〃 ۵/۱۴
چوہدری محمد بخش صاحب چک ۹۹ س ش 〃 ۹/۱۰
عبداللہ خاں صاحب 〃 〃 ۵/۱
خورشید بیگم صاحبہ 〃 〃 ۵/۱
چوہدری نصیر احمد صاحب کاتب ۹۴ س ش 〃 ۶/۳
چوہدری نور احمد صاحب معہ اہل وعیال 〃 ۲۹/۱۴
〃 کریم بخش صاحب چک ۹۴ ج 〃 ۵/۱۲
سردار بی بی صاحبہ 〃 〃 ۵/۷
ماسٹر محمد شفیع صاحب 〃 〃 ۶/۵
چوہدری نبی بخش صاحب چک ۱۲۳ ج 〃 ۱۲/۴
〃 محمد اسلم صاحب 〃 〃 ۷/-
〃 مسعود احمد صاحب 〃 〃 ۶/-

کرامت اللہ صاحب چک ۳۳ ج سرگودھا ۵/-
محمد رفیع صاحب 〃 〃 ۵/-
والدہ محمد شفیع صاحب 〃 〃 ۵/-
چوہدری اسد اللہ خان صاحب 〃 ۶/-
〃 اللہ دتہ صاحب چک ۱۱۶ ج 〃 ۵/-
〃 فتح خاں صاحب چک ۷۸ 〃 ۲۱۵/-
چوہدری حاتم علی صاحب ولد نبی بخش صاحب 〃 ۲۰۵/-
نواب بیگم صاحبہ اہلیہ 〃 〃 ۱۰۰/-
از حضرت رسول کریم صلعم 〃 ۵۰/-
〃 〃 مسیح موعود علیہ السلام 〃 ۵۰/-
از بچگان 〃 ۵۰/-
از والدین 〃 ۵۰/-
چوہدری نصیر احمد صاحب 〃 ۱۶/-
سردار بی بی اہلیہ چوہدری فتح خان صاحب 〃 ۸/-
زبیدہ بیگم اہلیہ نصیر احمد صاحب 〃 ۸/-
خورشید بیگم صاحبہ 〃 ۸/-
فاطمہ اہلیہ محمد عبداللہ صاحب 〃 ۵/-
زینب بیگم والدہ محمد عبداللہ صاحب 〃 ۵/-
چوہدری بشیر اور مبشر احمد صاحب 〃 ۱۰/-
رابعہ بی بی اہلیہ چوہدری فتح علی صاحب 〃 ۵/۴
حاتم علی ولد سلطان علی صاحب 〃 ۱۲/-
محمد شریف ولد نبی بخش صاحب 〃 ۳۰/-
زینب بی بی اہلیہ محمد شریف صاحب 〃 ۵/۸
چوہدری محمد اکرم صاحب چک ۱۱۷ ج 〃 ۵/۳
والدہ محمد اکرم صاحب 〃 〃 ۵/۲
چوہدری عطاء اللہ صاحب 〃 〃 ۵/-
محمد عبدالمجید صاحب چک ۹ پنیار 〃 ۱۷/-
بیگم صاحبہ معہ پسر شرکت عبدالمجید صاحب 〃 ۱۷/-
محمد ظفر اللہ صاحب 〃 ۶/۱۲
چوہدری عطاء اللہ صاحب نمبردار چک ۹ 〃 ۸/-
والدہ صاحبہ 〃 〃 ۸/-
رابعہ بی بی اہلیہ چوہدری محمد شفیع صاحب 〃 ۵/۴
بشیرہ بیگم اہلیہ محمد نواز صاحب 〃 ۱۴/-
عائشہ بیگم بیوہ حاکم علی مرحوم 〃 ۷/-
شیخ عطاء اللہ صاحب جاوید مرزا لانجھا 〃 ۵/۴
ہاجرہ بی بی سیکرٹری لجنہ اور رحمہ 〃 ۵/۴
چراغ بی بی صاحبہ صدر لجنہ 〃 ۲۰/۶
چوہدری محمد شریف صاحب سیکرٹری چک ۶۲ ج 〃 ۱۶/-
〃 ناصر احمد صاحب 〃 〃 ۵/-
〃 محمد لطیف صاحب 〃 〃 ۵/۴
مستری نور احمد صاحب 〃 〃 ۵/-
چوہدری محمد عیسیٰ صاحب چک ۳۸ ج 〃 ۶/-
چوہدری حشمت اللہ صاحب سیکرٹری مال 〃 ۶/۴
〃 رحمت اللہ صاحب 〃 ۱۵/۱۲
امیر بی بی صاحبہ 〃 ۵/۲
ہمشیرہ حشمت اللہ صاحب 〃 ۵/۲
صدیقہ خانم صاحبہ چک ۷۴ ج 〃 ۷/-
خورشید احمد صاحب 〃 〃 ۵/-
محمد اسلم صاحب بی اے چک ۸۱ ج 〃 ۷/۱۲
مستری احمد بخش صاحب 〃 ۷/۸
اہلیہ 〃 〃 ۶/۸

چوہدری رانا محمد عبداللہ خان صاحب پٹواری سرگودھا ۹۳/۸
بیگم صاحبہ 〃 〃 ۶/۴
حکیم سلطان احمد صاحب دودہ 〃 ۱۳/-
والدہ مرحومہ صاحبہ ظہور احمد صاحب 〃 〃 ۷/۴
چوہدری محمد صادق صاحب چک ۱۱۴ ج 〃 ۷/۸
محمد اسلم صاحب صابر جوہر آباد 〃 ۶/-
محمد عبداللہ صاحب معہ اہل وعیال جھٹہ چونیرہ 〃 ۵/-
صالح محمد صاحب معہ اہل وعیال 〃 〃 ۱۰/-
مولوی عزیز الرحمن صاحب چک ۶۱ منگلہ ۲۳/۱۲
بچگان ووالدین ڈاکٹر میر محمد رفیع احمد شاہ 〃 ۱۲/۸
رحمت اللہ صاحب 〃 〃 ۲/۸
نذیر محمد۔ صالح محمد پسران شیر محمد صاحب 〃 ۵/-
اہلیہ صاحبہ مولوی عزیز الرحمن صاحب 〃 ۵/۸
غلام محمد صاحب چک منگلہ 〃 ۵/-
رائے عبدالخالق صاحب 〃 〃 ۱۱/۱
والدہ صاحبہ 〃 〃 ۱۱/۱۰
سرداراں بنت غلام فرید صاحب 〃 ۵/۱۰
صاباں۔ سلمیٰ۔ عائشہ۔ اسماء 〃 ۷/-
مولوی مہر الدین صاحب 〃 ۵/۴
مستری محمد علی صاحب 〃 ۵/۲
حاجرہ صاحبہ گھمادی چک منگلا 〃 ۵/۱
محمد حیات صاحب 〃 〃 ۵/۲
محمد شریف صاحب 〃 〃 ۵/۲
خان ولد فتح محمد خاں صاحب معہ اہلیہ 〃 ۱۱/۴
عبدالمجید صاحب چک منگلا 〃 ۵/۸
عبدالحمید صاحب 〃 ۵/۸
عبدالرشید صاحب 〃 ۵/-

ضلع جہلم

سید ولی محمد صاحب جہلم ۱۳/۱۰
چوہدری نصر اللہ خاں صاحب 〃 ۸/۱۱
سید زمان شاہ صاحب 〃 ۱۲/-
ڈاکٹر سلیمہ بیگم صاحبہ 〃 ۱۷۰/-
سید بشیر احمد صاحب ۵/۶
سیٹھی حبیب الرحمن صاحب 〃 ۵/۹
مستری عبدالمجید صاحب 〃 ۶/۱۲
مولوی عبدالغنی صاحب امیر جماعت 〃 ۵/۱
اہلیہ صاحبہ مرحومہ 〃 ۸/-
بابو عبدالرشید صاحب 〃 ۸/۸
میاں عبداللطیف صاحب راجوری 〃 ۶/۷
حوالدار محمد ابراہیم صاحب 〃 ۷/-
سیٹھی عزیز الرحمن صاحب 〃 ۵/۴
چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب محمود آباد 〃 ۵/۱۲
راجہ فضل احمد صاحب 〃 ۱۰/۲
ملک محمد خاں صاحب 〃 ۵/۱
خواجہ شمس الدین صاحب چکوال 〃 ۱۰/-
صوبیدار محمد خان صاحب دوالمیال 〃 ۱۰/-
احمد خان صاحب دکاندار 〃 〃 ۶/۴
صوبیدار اراج ولی صاحب 〃 〃 ۵/۸
〃 عباس خاں صاحب 〃 〃 ۶/-
حوالدار عبدالمجید صاحب 〃 〃 ۵/-
جمعدار ملک خاں صاحب 〃 〃 ۵/-

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

احمدی نوجوانوں سے خطاب

تبلیغ اسلام کیلئے اپنی زندگیاں وقف کرو اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنو

فرمودہ ۱۳ فروری ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

فرمایا:۔

جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے اب کثرت سے ہمارے نوجوان

غیر ممالک میں تبلیغ اسلام

کے لئے جا رہے ہیں۔ جب میں نے شروع میں وقف زندگی کی تحریک کی تھی۔ تو اس وقت چار پانچ سو آدمیوں نے اپنے نام پیش کئے تھے۔ لیکن سب کے سب ایسے نہیں ہوتے کہ ان سے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا کام لیا جا سکے۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اپنے اخلاص اور تقویٰ کی وجہ سے نام تو پیش کر دیتے ہیں۔ لیکن ان کی عمر اتنی ہو چکی ہوتی ہے۔ کہ بڑھاپے کی وجہ سے وہ کوئی محنت کا کام نہیں کر سکتے۔ اور ایسی کمزوری کی حالت میں ان کو باہر کام کے لئے نہیں بھجوایا جا سکتا۔

بعض ایسے ہوتے ہیں

کہ وہ ایسے اہم کاموں پر لگے ہوئے ہوتے ہیں کہ وہ اپنی جگہ پر دینی ضرورتوں کو پورا کر رہے ہوتے ہیں۔ اور وہ ایسی مفید جگہ کام کر رہے ہوتے ہیں کہ اگر ان کو دوسری جگہ کام پر لگایا جائے۔ تو سلسلہ کے کاموں کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور جو کام ہم ان سے لینا چاہتے ہیں۔ وہ ان سے کم علم اور کم تجربہ والا آدمی بھی کر سکتا ہے۔ اس لئے ان کو اس جگہ سے ہلانا عقل کے خلاف ہوتا ہے۔ وہ اپنی حیثیت اور تجربہ کے لحاظ سے اس جگہ رہتے ہوئے زیادہ قربانی کر رہے ہوتے ہیں۔ اور جو کام ہم ان سے لینا چاہتے ہیں وہ

ایک عام آدمی

ساٹھ یا نوے روپے لے کر کر سکتا ہے اور ایسا شخص جو دو اڑھائی ہزار روپیہ ماہوار لیتا ہے وہ اتنا چندہ بھی دے دیتا ہے۔ کہ اس سے ایک اور آدمی رکھا جا سکتا ہے۔ اور پھر وہ اپنی جگہ سلسلہ کی ضرورتوں کے مطابق اہم کام کر رہا ہوتا ہے۔ پھر بعض واقف زندگی ایسے ہیں کہ ان میں

وقف کی اہلیت

ہی نہیں ہو سکتی ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے نہ ہوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جو ذمہ داری ہم پر ڈالی ہے۔ کہ ہم عقل سے کام لیں اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ان میں وقف کی ذمہ داریاں ادا کرنے کی قابلیت نہیں۔ اور بعض ایسے ہیں کہ جنہوں نے جوش میں آکر اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ لیکن درحقیقت ان میں قربانی کا مادہ نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اگر ان پر کوئی مصیبت آئے گی۔ تو ان کا قدم پھسل جائیگا۔ اور وہ خدا کے حضور گنہگار بنیں گے پھر کچھ لوگ ایسے ہیں۔ جن کی تعلیمی حالت اچھی نہیں اور ہمیں عموماً

تعلیم یافتہ لوگوں کی ضرورت

پیش آتی ہے۔ گو کبھی کبھار ان پڑھ لوگوں کے لئے بھی نکل آتا ہے۔ لیکن فی الحال تحریک جدید کے کام ایسے ہیں۔ جن میں اکثر پڑھے لکھے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ اور کچھ ایسے ہیں۔ جن کی عمر ابھی چھوٹی ہے۔ اور وہ پرائمری یا مڈل میں پڑھ رہے ہیں۔ اور ہمیں ضرورت ہے مولوی فاضل یا گریجوایٹوں کی اس لحاظ سے وہ فی الحال ہمارے کام نہیں آ سکتے۔ ان سب قسموں کے آدمیوں کو نکال کر ہمارے پاس کل سو ڈیڑھ سو آدمی ایسے ہیں جو ہمارے کام آ سکتے ہیں۔ ان میں سے سو کے قریب تو کام پر لگ چکے ہیں۔ اور کچھ باقی ہیں وہ بھی عنقریب کام پر لگ جائیں گے۔ چونکہ پہلے ہمارے پاس کافی آدمیوں کے نام جمع ہو گئے تھے۔ اس لئے میں نے وقف کرنے کی تحریک چھوڑ دی تھی۔ میں سمجھتا تھا کہ ان کے کام پر لگنے تک ہمارے اور طالب علم ان کی جگہ آ جائیں گے لیکن پچھلے سال جتنے آدمی ہمارے باہر گئے ہیں اور دوسرے کاموں پر لگے ہیں۔ ان کو دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ جو آدمی ہمارے پاس ہیں وہ بھی بہت جلد ختم ہو جائیں گے۔ اس لئے مجھے یہ ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ میں پھر

وقف زندگی کی تحریک

جماعت کے سامنے پیش کروں۔ میں نے جنگ سے واپس آنے والے نوجوانوں کو یہ تحریک کی تھی کہ وہ اپنی زندگیاں وقف کریں اور کوئی وقف نمبر ایک میں آجائے۔ اور کوئی وقف نمبر ۲ میں آجائے۔ پہلے انہوں نے انگریزوں کے مفاد کے لئے یا اپنی قوم اور ملک کے مفاد کے لئے اپنی جان پیش کی تھی اب کیا وجہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر اور اسلام کی خاطر اپنی جانیں پیش نہیں کر سکتے یہ قربانی تو اس قربانی سے زیادہ شاندار ہے اس طرح ان کا دین بھی اچھا ہو جائے گا۔ اور دنیا بھی اچھی ہو جائے گی۔ جب وہ دین کی خدمت کریں گے۔ تو خود بخود ان کی دینی حالت اچھی ہو جائے گی۔ اور دنیا اس طرح اچھی ہو جائے گی کہ انہیں جماعت کی طرف سے بھی گزارہ ملتا رہے گا۔ اور وہ قسم قسم کے تفکرات سے نجات حاصل کر کے یکسوئی کے ساتھ خدمت کرتے رہیں گے۔

میری اس تحریک پر

ایک کافی تعداد ایسے لوگوں کی نکلی ہے جنہوں نے اپنی زندگیاں وقف کر دی ہیں اور ہمیں یہ تجربہ ہوا ہے۔ کہ فوجی لوگ عام لوگوں کی نسبت زیادہ بہتر ہوتے ہیں۔ ان کو مختلف علاقوں میں جانے کا موقعہ ملتا ہے۔ اس لحاظ سے ان کا علم بھی دوسرے لوگوں سے زیادہ وسیع ہوتا ہے۔ اور وہ طاقت اور ہمت کے کام سے گھبراتے نہیں۔ کیونکہ جو شخص سپاہی بھرتی ہوتا ہے۔ اس کو یہ علم ہوتا ہے۔ کہ میں نے جان دینی ہے۔ اور یہ بات ہر وقت اس کے مدنظر رہتی ہے کہ آج نہیں تو کل میری باری آجائیگی۔ یہ خیال ان کے ہمت اور حوصلہ کو بڑھا دیتا ہے۔ اور ان کو نڈر اور دلیر بنا دیتا ہے۔ پھر غیر ممالک

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تم میں سے کتنے ہیں جو خدا کی راہ میں زندگی وقف کرنے کو تیار ہیں؟

”میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں۔ آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے۔ اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جائے۔ کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اس کی روح بول اٹھے اسلمت لرب العالمین جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا۔ خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔“

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم ص۱۰۰)

کے طرز تمدن سے وہ واقف ہو جاتے ہیں۔ کسی نے برما دیکھا ہوتا ہے۔ کسی نے ملایا دیکھا ہوتا ہے۔ کسی نے جاپان دیکھا ہوتا ہے کسی نے چین دیکھا ہوتا ہے۔ کسی نے انڈونیشیا دیکھا ہوتا ہے۔ کسی نے آسٹریلیا دیکھا ہوتا ہے کسی نے یورپ کے بعض حصے دیکھے ہوتے ہیں۔ کسی نے اٹلی اور یونان دیکھا ہوتا ہے کسی نے شمالی افریقہ کے بعض حصے دیکھے ہوتے ہیں کسی نے شام مصر اور فلسطین دیکھا ہوتا ہے ان کے دیکھنے سے ان کی

روح میں تازگی اور بالیدگی

پیدا ہوتی ہے اور وہ زیادہ سمجھنے اور سوچنے کے قابل ہو جاتے ہیں اس لئے یہ لوگ ہمارے تجربہ کے مطابق زیادہ مفید ثابت ہوتے ہیں ابھی ہزاروں ہزار نوجوان باقی ہیں جنہوں نے اس طرف توجہ نہیں کی ان کو بھی توجہ کرنی چاہیئے اور دوسرے دوستوں کو بھی توجہ دلانی چاہیئے۔ گو فوج میں اکثر حصہ ان پڑھوں کا ہوتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے اکثر نوجوان پڑھے لکھے ہیں۔ ایسے لوگ اگر فارغ ہونے کے بعد اپنی زندگی دین کے لئے وقف کر دیں تو بہت مفید وجود ثابت ہو سکتے ہیں۔ بالخصوص تجارت میں یہ لوگ بہت زیادہ مفید ثابت ہوتے ہیں کیونکہ وہ مختلف علاقوں میں رہتے ہیں۔ مختلف لوگوں سے ان کو واسطہ پڑتا ہے۔ مختلف قسم کی زبانیں سیکھ جاتے ہیں۔ مختلف قسم کے لباس پہننے اور دیکھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ مختلف قسم کے لوگوں سے سودا خریدنے کا موقعہ ملتا ہے۔ مختلف شکلوں سے آشنائی ہوتی ہے اور انہیں اس بات کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ اس قسم کی شکل کا آدمی خوش اخلاق ہوتا ہے اور اس قسم کی شکل کا آدمی بد اخلاق ہوتا ہے۔ لیکن ایک گاؤں میں رہنے والا آدمی ایک ہی تہذیب کے لوگوں سے ملتا جلتا ہے۔ ایک جیسے دکانداروں سے سودا خریدتا ہے اور ایک قسم کا لباس دیکھتا ہے۔ اور ایک قسم کی زبان روزانہ سنتا اور بولتا ہے۔ اس لئے اس کا تجربہ زیادہ وسیع نہیں ہوتا۔ لیکن ایک تاجر کو مختلف قسم کی زبانیں بولنی پڑتی ہیں اور چھاؤنیوں میں تو خصوصاً دکانداروں کی زبان عجیب قسم کی ہو جاتی ہے۔

لطیفہ مشہور ہے

کہ کوئی گورا نیا نیا ہندوستان آیا۔ اس کو کسی نے بتا دیا کہ ہندوستانی دکاندار جھوٹے ہوتے ہیں اور وہ جو قیمت بتاتے ہیں اس سے کچھ کم کر کے بھی لے لیتے ہیں۔ اس لئے دکاندار کو قیمت کم کرنے کے لئے ضرور کہنا چاہیئے۔ چنانچہ وہ گورا کوئی چیز خریدنے کے لئے دکان پر گیا۔ اور دکاندار سے وہ چیز لے کر اس کی قیمت پوچھی۔ دکاندار نے اس کی قیمت ایک روپیہ بتائی۔ اس نے کہنا شروع کیا اچھا دو آنے لے لو۔ اس طرح آہستہ آہستہ وہ دو آنے بڑھانے شروع کئے۔ دکاندار کو غصہ آیا وہ اس گورے کو کہنے لگا صاحب! ٹیکنی ہے نے ٹیک۔ نہیں تے اپنا رستہ ٹیک۔ یعنی صاحب اگر آپ نے لینی ہے تو لے لیں۔ نہیں تو اپنا رستہ پکڑیں۔ گویا اس نے (take) ٹیک انگریزی اور باقی پنجابی ملا کر اپنا مفہوم ادا کر لیا تو

فوجیوں کو یہ عادت

ہو جاتی ہے کہ زبان آتی ہو یا نہ آتی ہو وہ مختلف زبانیں ملا کر بھی اپنا مقصد پورا کر لیتے ہیں اور اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ ہم صحیح زبان بول رہے ہیں یا غلط بول رہے ہیں۔ پس ایسے لوگ اگر سلسلہ کی خدمت کے لئے آگے آ جائیں تو مفید کام کر سکتے ہیں۔ جو لوگ اس وقت تک ہم نے کام پر لگائے ہیں وہ کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ گو ابھی ان کی کامیابی ایسی نہیں کہ جماعت کو نظر آ سکے۔ لیکن

ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات

سمجھتے ہیں۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ دیر کے بعد ان کی کامیابی جماعت کے سامنے آ جائے گی۔ اسی طرح ہمیں مولوی فاضلوں کی بھی ضرورت ہے اور گو ان کا ایک کثیر حصہ ہمارے پاس آ چکا ہے۔ لیکن ہر بار جب تحریک کی جاتی ہے تو کچھ نہ کچھ لوگ نکل ہی آتے ہیں۔ کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں جو پہلی دفعہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تحریک ہمارے لئے نہیں دوسروں کے لئے ہے۔ پھر جب دوسری تیسری دفعہ تحریک ان کے سامنے پیش کی جاتی ہے تو وہ سمجھ جاتے ہیں کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور ہم پر بھی یہ فرض ہے کہ ہم اس میں حصہ لیں۔ اس طرح امید ہے کہ کچھ اور آدمی بھی ہمیں مل جائیں گے۔ لیکن ہماری ضرورت ان سے پوری نہیں ہو سکتی ہمیں تو ضرورت ہے کہ ساٹھ ستر یا سو آدمی ہر وقت ہمارے پاس تیار رہے۔ تا کہ ہم فوری ضرورتیں ان سے پوری کرتے چلے جائیں۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے آج پھر میں

وقف زندگی کی عام تحریک

کرتا ہوں۔ باہر سے کچھ دوست مہمان آئے ہوئے ہیں۔ وہ بھی میری اس تحریک کو اپنے ہاں جا کر بیان کریں۔ اور الفضل میں بھی یہ تقریر چھپ جائے گی جو لوگ پہلے اپنے آپ کو پیش نہیں کر سکے وہ اب آگے آئیں اور اسلام کی ضرورت کو پورا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے بچی کھچی چیز سے ہماری ضرورتیں پوری نہیں ہو سکتیں۔ جو کام ہم نے کرنا ہے اس کے لئے سینکڑوں بلکہ ہزاروں آدمی بھی تھوڑے ہیں اور ہمیں اسلام کی اشاعت کے لئے انہیں اسی طرح قربان کرنا پڑے گا جس طرح دانے بھوننے والا بھڑ بھونجا اپنی بھٹی میں پتے ڈالتا ہے جہاں آجکل محاسب کا دفتر ہے یہاں پہلے ایک بھڑ بھونجے کی بھٹی ہوتی تھی۔ کبھی وہ خود دانے بھونتا تھا اور کبھی اس کی عورت دانے بھونتی تھی۔ میں نے دیکھا ہے کہ وہ بھڑ بھونجا یا بھڑ بھونجن دن بھر پتے جمع کرتے رہتے تھے اور پتوں کا ایک بہت بڑا ڈھیر تیار کر لیتے تھے۔ اور پھر نہایت بے تکلفی سے تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد بھٹی میں پتے ڈالے جاتے تھے

میں نے جب یہ نظارہ دیکھا

تو میں نے سمجھا کہ وہی مثال ہے کہ جس طرح تنور میں ایندھن ڈالا جاتا ہے یہ مثال زیادہ اچھی ہے کہ جس طرح بھڑ بھونجا اپنی بھٹی میں پتے ڈالتا ہے۔ چونکہ پتوں کی گرمی کم ہوتی ہے اور جلدی جل جاتے ہیں اس لئے بار بار ان کے ڈالنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے

پس جس طرح بھڑ بھونجا اپنی بھٹی میں پتے ڈالتا ہے۔ اسی طرح ہمیں بھی اپنے آدمی دین کی بھٹی میں ڈالنے ہوں گے تب کہیں اسلام کامیاب ہو گا۔ (باقی)

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے دی گئی ہے احباب نوٹ فرمالیں۔

(ناظر اعلیٰ)

نام جماعت و ضلع		نام جماعت و ضلع	
سرگودھا		**راولپنڈی**	
بابو محمد عالم صاحب	سیکرٹری مال	ملک عبد الغنی صاحب	سیکرٹری مال
محمد شفیع صاحب سلیم	" تعلیم	شیخ احمد دین صاحب	" تعلیم
بابو غلام رسول صاحب	" امور عامہ	قریشی عبد الرشید صاحب	" وصایا
"	" آڈیٹر	چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی	" آڈیٹر

"الفضل" فضل ہی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:-

"حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ سے میں نے اخبار کی اجازت مانگی اور نام پوچھا۔ آپ نے اخبار کی اجازت دی اور نام الفضل رکھا۔ چنانچہ اس مبارک انسان کا رکھا ہوا نام الفضل فضل ہی ثابت ہوا"

آپ اس فضل کو گھر گھر پہنچانے کے لئے کیا جدوجہد کر رہے ہیں سوچئے پھر سوچئے!

(مینیجر الفضل)

درخواستہائے دعا

(۱) میرا چھوٹا لڑکا عزیز عبد الشکور خاں بعمر ۹ سال تقریباً بارہ یوم سے عارضہ بخار سخت بیمار ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کامل و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبد الرحمن خاں مولوی فاضل شورکوٹ شہر)

(۲) عزیزم مبارک احمد کی بیماری کی وجہ سے سخت پریشانی ہے۔ کافی علاج معالجہ کے باوجود کوئی افاقہ نہیں ہوا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کامل عطا کرے۔ آمین

(حکیم صوفی دین محمد احمدیہ دار الشفاء چک تھانہ۔ گوجرانوالہ)

حضرت چوہدری غلام حسن صاحب رضی اللہ عنہ

از مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی اے ایل ایل بی وکیل الزراعت ربوہ

(۳)

جذبۂ شکرگذاری

آپ کی طبیعت میں شکرگذاری کا جذبہ بدرجۂ اتم پایا جاتا تھا۔ اپنے محسن و منعم حقیقی کا شکر کئی رنگ میں ادا فرماتے۔ آپ کا ایک انداز جو خصوصاً دیہاتی زندگی میں مستقل نوعیت کا تھا یہ تھا کہ آپ موسم گرما میں غروب آفتاب سے کچھ قبل چھت پر چلے جاتے اور آہستہ آہستہ ٹہلتے اور ساتھ ہی قدرے بلند آواز میں ایک مسرور ترنم کے ساتھ کہتے

"یا اللہ میں شکر کرتا ہوں تیرا"

پھر خاموش ہو جاتے اور وقفہ کے بعد پھر دہراتے

"یا اللہ میں شکر کرتا ہوں تیرا"

اسی طرح نماز مغرب تک یہ سلسلہ چلتا۔ ایک شام جبکہ چھت پر والد محترم کے پاس ہی تھا فرمایا معلوم ہے کہ میں درمیان میں چپ کیوں ہو جاتا ہوں؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے تو معلوم نہیں فرمایا اس وقفہ میں خدا تعالیٰ کے کسی احسان کو دل میں دہراتا ہوں اور پھر اونچی آواز میں شکر ادا کرتا ہوں۔

آپ خدا تعالیٰ کے ہر فضل پر ہر اقدام پر انتہائی شکرگذاری کا اظہار فرماتے آپ کا یہ طریق تھا کہ اپنی کمزوری کا ذکر فرماتے اور اللہ کے احسان کا اقرار کرتے اللہ کی کسی نعمت کو اپنی جدوجہد کا نتیجہ نہ تصور فرماتے بلکہ آپ کو ہر جگہ خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت ہی جلوہ گر نظر آتی آپ اس اصل کو بھی ہمیشہ ملحوظ رکھتے

"من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ"

یعنی جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر بھی نہیں ادا کرتا۔ آپ کبھی کسی کی معمولی سے معمولی نیکی کو بھی نہ بھلاتے نیکی کے بدلہ میں بڑھ کر نیکی کی کوشش کرتے اور جذبات شکر کے ساتھ اسے یاد رکھتے

رضا بالقضاء

آپ جہاں خدا تعالیٰ کے انعامات پر شکرگذار ہوتے وہاں کسی نقصان پر شکوہ زبان پر نہ لاتے۔ آپ نے نیلی بار پاکپتن میں اراضی اقساط پر خریدی۔ والد محترم نیلامی سے واپس قادیان تشریف لائے تو بڑے خوش تھے اور اللہ کریم کے شکرگذار تھے کہ اس نے مزید جائیداد بخشی لیکن اس کے بعد زرعی آمد میں زخوں کے کم ہو جانے کے باعث بہت کمی آ گئی اور سخت تنگی کا دور آ گیا۔ اقساط کی ادائیگی ممکن نہ رہی اور ادا شدہ رقم جو چھتیس ہزار روپیہ کے قریب تھی ضبط ہو گئی۔ مجھے یاد نہیں کہ والد محترم نے کبھی ایک بار بھی اس نقصان پر کسی قسم کے رنج و غم کا اظہار کیا ہو یا میں نے محسوس کیا ہو کہ والد محترم کی طبیعت پر اس کے باعث کسی قسم کا بوجھ ہے ..... اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس جذبہ کو نوازا اور حکومت پنجاب نے زمینداروں کی تنگی کا احساس کرتے ہوئے یہ فیصلہ کر دیا کہ جس قدر اقساط کی رقم وصول ہو چکی ہے اسی نسبت سے زمین واگذار کر دی جائے۔

ہماری والدہ محترمہ رضی اللہ عنہا قادیان میں بیمار تھیں والد محترم نے علاج میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور آپ کے بچوں بہوؤں اور خصوصاً اہلیہ ام کلثوم نے تیمارداری میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ میری طبیعت پر ہماری والدہ کی علالت کا اس قدر بوجھ تھا کہ میں لاء کالج کی تعلیم چھوڑ کر ایک سال کے لئے ان کے پاس آ گیا اور سب دن رات مصروف خدمت رہتے۔ خدائی تقدیر کے آگے کوئی چارہ کارگر نہ ہوتا تھا۔ حالت دن بدن بگڑتی گئی۔ والد محترم بڑے رقیق القلب تھے بعض اوقات پھوٹ پھوٹ کر رو تے آخر ۲۰ ستمبر ۱۹۳۶ء کو اجل کا پیغام آ پہنچا ہم والدہ محترمہ کے پاس بیٹھے سورہ یٰسین پڑھ رہے تھے کہ ان کی روح اس جسد عنصری سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور بہت ہی درجات بلند فرمائے والد محترم اپنی رقت قلب کے باعث پاس نہ بیٹھ سکتے تھے اور نہ میت کا چہرہ دیکھا کرتے تھے ... جب والدہ محترمہ رخصت ہوئیں سورج غروب ہو رہا تھا۔ ہماری محترمہ تائی صاحبہ بیگم حضرت چوہدری محمد حسین صاحب والد صاحب کے پاس گئیں اور اطلاع دی۔ والد محترم نماز مغرب کے لئے وضو فرما رہے تھے۔ آپ ایک لمحہ کے لئے رکے اور انا للہ پڑھا اور پھر وضو ختم کیا۔ ہمیں کفن کے انتظام کے لئے ہدایت فرمائی اور نماز باجماعت کے لئے مسجد کو تشریف لے گئے۔ اللہ اللہ رضا بالقضاء کا کیسا شاندار نمونہ تھا وہ بزرگ جو اپنی محبوب بیوی کی زندگی میں بیماری کے درد کو محسوس کرتے ہوئے زار زار روتے تھے دن رات صحت کے لئے دعائیں کرتے تھے ہر قسم کے علاج کے لئے روپیہ پانی کی طرح بہاتے تھے۔ خود اور اولاد جن کی خدمت میں مصروف تھے۔ جب انہیں پیغام اجل آ گیا تو کمال صبر کا مظاہرہ فرمایا۔ غرضیکہ سنت انبیاء کے مطابق آپ کا یہ طریق تھا کہ تمام مہیا اسباب کو استعمال فرماتے ہر تدبیر کو بروئے کار لانے کی سعی فرماتے لیکن جب خدا تعالیٰ کی تقدیر ظاہر ہو جاتی تو اس کے سامنے سر تسلیم و رضا خم کر دیتے اور اپنے مولیٰ کے متعلق دل میں قطعاً کوئی میل نہ آنے دیتے۔

وابستگی بسلسلہ

ہم نے جب سے ہوش سنبھالی والد محترم کو احمدیت کا عاشق صادق پایا گو آپ نے احمدیت کو بستر علالت پر جو بظاہر بستر مرگ نظر آ رہا تھا قبول کیا تھا اور اس کا اصل باعث شناخت مامور کی فطری سعادت ہی تھی لیکن آپ نے بعد میں اس ایمان کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ تعلق اور کثرت عبادت کے ذریعے آبیاری فرمائی کثرت سے مطالعہ فرمایا آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف اور سلسلہ کے اخبارات و رسائل کو منگواتے خود پڑھتے اور حتی المقدور دیگر دلچسپی رکھنے والوں کو پڑھواتے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے جونہی طویل علالت سے صحت بخشی آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کے لئے مرکز میں حاضری کو معمول بنا لیا اور فرماتے تھے کہ جلسہ تو میں نے کبھی نہیں چھوڑا۔ ۱۹۰۵ء کے جلسہ قادیان کے تاثرات تو ذہن میں بڑے محفوظ تھے کئی بار ان کا ذکر فرمایا خلافت ثانیہ کے ابتداء میں جو اختلاف واقع ہوا والد محترم کو قطعی طور پر کوئی الجھن نہ پیدا ہوئی۔ آپ کی طبع سلیم نے بغیر کسی تامل کے خلافت کو درحقیقت تہ دل سے قبول کیا۔

وصیت کا نظام قائم ہونے پر آپ ابتدائی موصیوں میں سے تھے جنہوں نے وصیت کی اور پھر اپنی زندگی میں اپنی وصیت کے مطابق حصہ جائیداد ادا کر دیا۔ آپ نے ہم تمام بھائی بہنوں کے نام نصف نصف مربعہ اراضی کا انتقال فرما دیا تا ہم بھی صاحب جائیداد ہو جائیں اور وصیت کر سکیں آپ کے نزدیک یہ نظام وصیت بڑی اہمیت رکھتا تھا اور آپ کی شدید خواہش تھی کہ آپ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں میں بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوں۔ آپ ہر تحریک میں حصہ لیتے لازمی چندوں کے علاوہ طوعی چندوں کو بھی اپنے پر لازم سمجھتے اور کبھی اس میں کوتاہی نہ ہونے دیتے تحریک جدید کے انیس سالہ دور میں شامل ہوئے اور جب ہاتھ میں رقم آتی اس دور کا چندہ ادا فرما دیتے اس طرح آپ نے پورے انیس سال کا چندہ ادا فرما دیا ہوا تھا۔ لیکن باوجود اس کے ہر سال مزید دے دیتے اور مکرم چوہدری برکت علی خاں صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ اسے خود ہی مختلف سالوں پر پھیلا دیتے۔ غالباً ۱۹۵۰ء کا ذکر ہے کہ آپ اپنے گاؤں چک ۱۰۵ ج ب میں مقیم تھے۔ آپ نے فرمایا اخبار میں تحریک جدید کی مالی مشکل کا چھپا ہے۔ میرا چندہ تو ادا شدہ ہے لیکن اور مزید پانچ سو روپیہ لے جاؤ اور جمع کرا دو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جب وقف جائیداد کی تحریک فرمائی آپ نے اس کی تعمیل کی اور پھر جب حضور نے اس کا ایک فی صدی طلب فرمایا آپ نے بخوشی پیش فرما دیا۔ جب حضور ایدہ اللہ نے تحریک فرمائی کہ اپنی آمد کا پانچواں حصہ سب چندے ملا کر دیا دیں آپ اس تحریک میں بھی شامل ہو گئے مرکز سلسلہ ہی نہیں بلکہ دیگر بزرگان سلسلہ کی طرف سے بھی بعض اوقات جو مختلف تحریکات ہوتیں آپ ہر ایک میں حصہ لینے کی کوشش فرماتے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے محبت و عقیدت آپ کا جزو ایمان تھا۔ حضور کی ہر تحریک پر لبیک کہنا اور حضور کے مقاصد عالیہ میں حضور کا ممد و معاون ہونا آپ فرض تصور فرماتے تھے۔ حضور اور حضور کے مقاصد کے لئے دعا آپ کی دعاؤں میں اولین اہمیت رکھتی تھی

آپ حضور ایدہ کی خدمت میں سال میں ایک بار نذر پیش کرنا ضروری سمجھتے تھے۔ اگر ملنے کا موقع نہ پاتے تو بھجوا دیتے۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ربوہ میں کانفرنس کے لئے انگلستان تشریف لے گئے حضور کا لندن سے والد محترم کے نام اپنے دست مبارک کا لکھا ہوا گرامی نامہ موصول ہوا۔ جس میں لکھا تھا آپ کا خط جس کے ساتھ سو کا نوٹ بھی تھا ملا تھا۔ شاید حضور عدیم الفرصتی کے باعث قادیان میں اسے کھول نہیں سکے تھے آخری بار جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور کچے مکان میں ربوہ میں مقیم تھے والد محترم نے مجھے فرمایا کہ حضور کی خدمت میں نذر پیش کرنی ہے۔ بھجوا دوں یا ممکن ہو تو خود بھی مل لوں میں نے عرض کیا کہ میں حضور کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں۔ اگر حضور نے منظور فرما لیا تو آپ کو لے جاؤنگا۔ چنانچہ حضور نے اجازت فرما دی اور والد محترم ایک لڑکے میں سوٹی کا سہارا لئے حضور کی خدمت میں پہنچے اور دو سو روپیہ بطور نذر پیش کیا۔ حضور مختلف حالات دریافت فرماتے رہے ... اس کا ذکر خاکسار نے والد محترم کے اس انداز کے اظہار کیلئے کیا ہے کہ وہ ایسی جذباتی چیزوں کو بھی حسابی طور پر فرائض منصبی میں شامل کر لیتے اور اس میں کبھی کوتاہی نہ ہونے دیتے۔

پھر آپ ہر چیز سے حضور ایدہ اللہ کے آرام کو مقدم سمجھتے تھے۔ جب والدہ محترمہ کی وفات ہوئی ہم جنازہ کو صبح کے وقت مدرسہ احمدیہ کے صحن میں لے گئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ علیل تھے معلوم ہوا حضور بار بار استنجاء کو جا رہے ہیں۔ حضور تشریف لا رہے تھے کہ پھر حاجت ہو گئی والد محترم کو حضور کی

اس تکلیف کا علم ہوا تو فرمایا کہ حضور کی خدمت میں عرض کیا جائے کہ حضور کو چونکہ تکلیف ہے تشریف نہ لائیں۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحبؓ جنازہ پڑھا دیتے ہیں۔ لیکن غلام نوازی حضور کا ہمیشہ طرۂ امتیاز رہا ہے۔ آخر کچھ دیر بعد نہایت آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے تشریف لائے اور جنازہ پڑھایا اور پھر تعزیت فرمائی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ حضور کی دعا کی عظمت و برکت اور حضور کے جنازہ پڑھانے کی اہمیت کے کامل احساس کے باوجود والد محترم نے حضورؓ کے آرام کو ہی مقدم سمجھا۔

حضرت والدہ محترمہ کو حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے بہت محبت اور تعلق تھا اور اسی کے پیش نظر حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا ہمارے غریب خانہ پر اکثر قدم رنجہ فرمایا کرتیں۔ والد محترم اس کو بہت بابرکت تصور فرماتے اور بعض اوقات اہم معاملات کے بارہ میں والدہ محترمہ کے ذریعہ حضرت اماں جانؓ کی خدمت میں درخواست بھجوا دیتے۔

والد محترم کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے باقی سب بزرگوں کے ساتھ بھی بہت ادب و احترام اور محبت کا سلوک تھا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی ہمسائیگی میں دار الفضل میں مکان بنوایا اور چونکہ معماروں کے اونچی کوٹھی پر کام کرنے سے حضرت صاحبزادہ صاحب کے ہاں صحن میں چلنے پھرنے میں دقت ہوتی تھی اس لئے یہ انتظام کرتے کہ کوٹھی پر کھیس چادریں وغیرہ لگوا دیتے تاکہ ان کے آرام میں مخل ہوئے بغیر تعمیر کا کام جاری رہ سکے۔ پھر جب مکان بن گیا اور اس پر بند سیڑھیاں چڑھوائیں تو حضرت صاحبزادہ صاحب کے مکان کی طرف پردہ کی اونچی دیواریں بنوا دیں تا بارش کے وقت چھت لیپنے اور اوپر چڑھنا پڑے تو انہیں کوئی تکلیف نہ ہو۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنے بچوں کی شادیوں کے موقع پر جب مکان کی ضرورت محسوس ہوتی تو آپ بلا تامل اپنا مکان پیش کر دیتے اور جہاں اور جس محلہ میں رہائش کا عارضی انتظام کیا جاتا وہاں چلے جاتے۔

۱۹۳۴ء میں جب قادیان میں دشمن نے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کیا تو آپ گھر سے باہر ہی تھے کہ یہ خبر سنی جب تشریف لائے اور صحن کے دروازہ کے اندر قدم رکھا تو بتانا چاہا کہ حضرت میاں صاحب پر حملہ ہو گیا ہے۔ لیکن طبیعت پر ضبط نہ رہا۔ درد سے چیخ نکل گئی اور ساتھ ہی آنکھوں سے آنسوؤں کا فوارہ پھوٹ پڑا۔

بزرگان سلسلہ کا احترام

احمدیت سے عقیدت کا جہاں یہ تقاضا ہے کہ اپنے مرشد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے متعلق قلب میں محبت و احترام کے جذبات ہوں وہاں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بزرگوں اور خدام کیلئے بھی ایسے ہی احساسات کی موجودگی ایک طبعی امر ہے۔ چنانچہ محترمی حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم نے بتایا کہ جب وہ امریکہ میں فریضہ تبلیغ بجا لانے کے بعد واپس تشریف لائے تو آپ نے کہیں اخبار میں پڑھا کہ مبلغین سلسلہ کس طرح تنگی سے گذر اوقات کرتے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ چوہدری صاحب میرے مکان پر آئے اور جیب سے تین صد روپیہ نکال کر مجھے پیش کر دیا۔ میں نے کہا کہ مجھے ضرورت نہیں۔ لیکن آپ کہاں ٹلنے والے تھے آپ نے بڑا اصرار کیا کہ ضرور قبول کریں۔ آخر میں نے اس شرط پہ لے لیا کہ یہ قرض ہوگا۔ اور پھر میں نے واپس ادا بھی کر دیا۔

ربوہ میں ولایت سے واپسی کے بعد وکیل التبشیر مقرر ہوا۔ تحریک کے اخراجات بہت بڑھ جانے کے باعث بعض اوقات وقت پر ماہوار الاؤنس نہ دے سکتے تھے جو مبلغین بیرونی ممالک میں مقیم تھے اور ان کے اہل و عیال کو اگر قلیل سا الاؤنس وقت پر نہ ملے تو دقت پیدا ہوتی ہے۔ میرے لئے یہ صورت ناقابل برداشت تھی میں نے والد محترم کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ نے فوراً ایک ہزار کا چیک مجھے دے دیا۔ پس یہ خدشہ نہ رہا کہ مبلغین کے اہل و عیال کے الاؤنس میں کبھی تاخیر ہو گی۔ وہ وقت پر ادا کر دیا جاتا اور جب تحریک سے ملتا لے لیا جاتا

صدقہ وخیرات

آپ صدقہ وخیرات کے لحاظ سے بہت کھلا ہاتھ رکھتے تھے آپ ہر دکھی کے دکھ کو کم کرنے کی سعی کرتے اور ہر محتاج کی مدد کرنا اپنا فرض عین تصور فرماتے۔ صدقہ و خیرات آپ کی زندگی تھی اور اس کے بغیر آپ کو سکون محسوس نہ ہوتا تھا۔

بعض صدقات تو وہ مستقل طور پر اپنے لئے لازم کئے ہوئے تھے۔ مثلاً قادیان میں ایک دن والد محترم نے ذکر فرمایا کہ وہ مستقل طور پر روزانہ چوروں سے حفاظت کے لئے صدقہ کرتے ہیں۔

آپ ہر خوشی غمی ابتلاء و رد بلا وغیرہ ہر موقع پر صدقہ فرماتے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمودہ ارشاد ان الصدقة تطفئ غضب الرب یعنی صدقہ میرے رب کی ناراضگی دور کر دیتا ہے کو حرز جان بنائے تھے۔ کوئی پریشانی تکلیف یا بیماری ہوتی صدقہ پر ایسا زور دیتے گویا اس کا حقیقی مداوا یا علاج یہی ہے۔ آپ کا طریق یہ تھا کہ اس کو اپنی نوٹ بک میں نوٹ فرما لیتے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا کہ ڈاک میں یا کسی اور ذریعہ کسی عزیز کی علالت کی اطلاع آتی۔ آپ اس کے لئے دعا شروع کر دیتے اور ساتھ ہی صدقہ کا علاج بھی۔ جوں جوں اضطراب بڑھتا جاتا صدقہ بڑھتے جاتے۔ ایک دفعہ ایک بھتیجے کی علالت ...... کی اطلاع ملنے پر قلیل رقم چار آنے سے شروع کیا اور جب اسی شام تک ۲۰ روپے تک پہنچے تو افاقہ کی اطلاع موصول ہو گئی۔ ایک بار گاؤں میں خود بیمار ہوئے۔ طبیعت میں سخت گھبراہٹ پیدا ہو گئی اہلیہ ام اور خاکسار پاس تھے آپ نے اہلیہ ام کو فرمایا پانچ رکھ دو۔ پھر فرمایا دس اسی طرح پندرہ بیس پچیس تک پہنچے۔ اس میں تقریباً پندرہ منٹ صرف ہوئے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ نے سکون پیدا کر دیا اور گھبراہٹ دور ہو گئی۔ آپ نے اسی وقت اپنے بستر علالت کے پاس چند محتاجوں کو بلا کر رقم تقسیم فرما دی۔

آپ کے صدقہ دینے میں ایک خاص بات یہ تھی کہ آپ محتاجوں کی تلاش بڑی محنت سے کرتے۔ اور اس میں اپنی ہمسائیگی غرباء کو خصوصاً ملحوظ رکھتے۔ آپ کا نظریہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہر صاحب ثروت کا فرض ہے کہ وہ اپنے ماحول میں حقیقی طور پر مسرت پیدا کرنے کے لئے حلقہ کے غرباء کو تنگی سے بچائے۔ وہ سمجھتے تھے کہ .... آدمی خوش کیسے رہ سکتا ہے جبکہ اس کے پڑوس میں کوئی بھوکا ہو کوئی ننگا ہو۔ اور چونکہ ہر ایک کی کار خیر کی اہلیت محدود ہوتی ہے۔ اسلئے ہر ایک کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ اپنے ماحول سے افلاس کی شدت کو دور کرکے مسرت پیدا کرے۔ اس اصل کے ماتحت آپ جہاں ہوتے فوراً اپنے اردگرد سے باخبر ہوتے اور اپنی توفیق کے مطابق خرچ شروع کر دیتے۔ آپ ربوہ میں غریب خانہ پر تشریف لائے۔ ضعیف ہو چکے تھے خود گھر کے لوگوں سے ملنے کی ہمت نہ تھی۔ اہلیہ ام کلثوم نے عرض کیا کہ یہاں بہت سی غریب و محتاج عورتیں ہیں۔ والد محترم نے فرمایا کہ ایسی عورتوں کا پتہ کریں اور جو مل سکیں میرے پاس لے آیا کریں۔

پس اس طرح روزانہ کم از کم دو تین اور کبھی تو بہت زیادہ عورتیں آجاتیں۔ کلثوم انہیں والد محترم کے پاس لے جاتیں وہ حالات دریافت کرتے اور ہر ایک کے حالات کے مطابق کم و بیش امداد فرما دیتے۔

آپ پھر یہاں سے گاؤں گئے تو وہاں گاؤں کے لوگ ان سے مستفیض ہوتے رہے۔

غرباء کو کھانا کھلانا بھی آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ قادیان میں دار الشیوخ کے طلباء کو گھر پر بلا کر سال میں ایک دو بار پرتکلف دعوت دینا آپ کا معمول تھا۔

آپ غرباء کے حالات سے آگاہ رہنے کی کوشش کرتے۔ مسجد جاتے یا بازار جاتے اس پہلو کو اوجھل نہ ہونے دیتے۔ قادیان میں ایک دن مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ کے منتظر تھے کہ آپ نے ایک معمر دوست کو دیکھا اپنے لباس سے ضرورتمند معلوم ہوتے تھے۔ آپ نے وہاں مسجد میں ہی پاس بلوایا اور ان کے حالات دریافت فرمائے۔ معلوم ہوا کہ وہ ضلع لائلپور میں ایک مسجد کے امام تھے کہ انہیں رؤیا کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا علم ہوا آپ نے بلا پس و پیش احمدیت کو قبول فرما لیا۔ اور لوگوں نے امامت سے فارغ کر دیا اور آپ قادیان آگئے۔ والد محترم نے مولوی صاحب کو اپنے مکان کا پتہ بتایا اور کہا کہ وہاں آئیے تا آپ کے کپڑے بنوا دیئے جائیں۔ لیکن یہ بزرگ دولت ایمان سے اس قدر مالا مال تھے کہ دنیا کی ہر چیز سے بے نیاز تھے۔ والد محترم ان کے منتظر رہے۔ مگر وہ نہ آئے جمعہ کے موقع پر والد محترم نے خادم کو کہا کہ ان کو تلاش کر کے لے آئے۔ چنانچہ وہ انہیں والد محترم کے پاس ڈھونڈ لایا والد محترم نے فرمایا مولوی صاحب میں آپ کا انتظار کرتا رہا آپ آئے ہی نہیں مولوی صاحب نے جواب میں فرمایا کہ چوہدری صاحب بات یہ ہے کہ مجھے کپڑوں کی بالکل ضرورت نہیں۔ والد محترم اپنی آنکھوں سے ان کے بوسیدہ کپڑے دیکھ رہے تھے اس لئے وہ مولوی صاحب کا پیچھا کیسے چھوڑ سکتے تھے۔ آپ نے درزی کو بلوایا اور اسے ہدایت فرمائی کہ وہ دار الضعفاء جہاں وہ مقیم تھے جائے اور ان کا ماپ لے کر کپڑے تیار کر دے۔ درزی نے تعمیل کی اور آپ نے سلے ہوئے کپڑے بھجوا دیئے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ان بزرگ کو فقیرانہ لباس ہی مرغوب تھا انہوں نے یہ لئے نہیں شاید کسی اور محتاج کو دے دیئے۔ (باقی)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۹۷۲ میں حاکم بی بی زوجہ محمد عبد اللہ بھنگو جٹ۔ قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۳۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ ایک عدد مشین سلائی قیمت ۱۰۰/- روپیہ کل میزان ۴۰۰/- روپیہ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ راقم الحروف عبد الشکور حامد ابن محمد عبد اللہ دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ

الامتہ۔ نشان انگوٹھا حاکم بی بی زوجہ محمد عبد اللہ گولبازار ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد عبد اللہ ابن عمر الدین صاحب مرحوم گولبازار ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد محمد دین سیکرٹری وصایا دار الصدر شرقی کارکن دفتر وصیت

نمبر ۱۶۰۰۰ میں کلثوم بیگم زوجہ نور حسین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محلہ دار الرحمت ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ (۲) زیور پازیب وزنی چالیس تولہ نقرئی مالیتی ۴۰/- روپے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا زندگی میں کوئی ذریعہ آمد پیدا کروں تو اس پر بھی ہر دو نیز جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اگر بوقت وفات کوئی ترکہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان مذکور ہوگی۔ الامتہ:۔ کلثوم بیگم

گواہ شد:۔ نذیر احمد کلرک دار القضاء ربوہ ۲/۴/۶۱ء۔ گواہ شد:۔ رشید احمد کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ پسر موصیہ ۲/۴/۶۱ء

نمبر ۱۶۰۹۲ میں چوہدری غلام احمد ولد چوہدری محمد غوث صاحب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۵۲½ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ریلوے کوارٹر ۳۴/۱۲ انجن شیڈ ریلوے کراچی چھاؤنی ضلع کراچی ڈاکخانہ کراچی ۳ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ دو صد بیس روپے ۲۲۰/- ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد:۔ غلام احمد

گواہ شد:۔ چوہدری ناصر احمد نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔ گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا مقیم کراچی۔

نمبر ۱۶۰۰۳ میں بشیراں بیگم زوجہ شیخ مبارک احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گنج مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴/۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند ایک صد روپیہ۔ زیور طلائی سات تولہ بتفصیل حسب ذیل ہے۔ چوڑیاں وزنی ۳ تولے قیمت ۳۹۰/- روپے۔ کلپ طلائی وزنی ایک تولہ قیمت ۱۳۰/- روپے۔ کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ قیمت ۱۳۰/- روپے۔ بالیاں طلائی وزنی ایک تولہ قیمت ۱۳۰/- روپے۔ انگوٹھی طلائی دو عدد وزنی ایک تولہ قیمت ۱۳۰/- روپے کل میزان معہ حق مہر ۱۰۱۰/- روپے ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل یا حوالہ کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اور اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

راقم الحروف۔ ملک منور احمد جاوید نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ مکان نمبر ۱۰ گلی نمبر ۱۲ گنج مغلپورہ۔

الامتہ:۔ بشیراں بیگم اہلیہ شیخ مبارک احمد و کیلی اسٹریٹ نمبر ۱۴ مکان نمبر ۱۲ گنج مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد۔ شیخ مبارک احمد صاحب ولد رحمت علی (خاوند موصیہ) اسٹریٹ نمبر ۱۴ مکان نمبر ۱۲ گنج مغلپورہ لاہور

گواہ شد۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۶۰۸۶ میں امۃ الحفیظ بیگم زوجہ چوہدری غلام احمد قوم جالب پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ریلوے کوارٹر ۳۴/۱۲ انجن شیڈ کراچی چھاؤنی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ تھا جو میں اپنے خاوند سے وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں میرا زیور اس وقت کوئی نہیں ہے اور نہ ہی میری کوئی اور جائیداد ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

۔ ۔ ۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

الامتہ:۔ امۃ الحفیظ بیگم

گواہ شد۔ غلام احمد خاوند موصیہ

گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا مقیم کراچی۔

نمبر ۱۶۰۹۱ میں چوہدری محمد شریف ولد چوہدری جہان خان قوم جٹ وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کیمپ نمبر املاک نمبر ۲۸ پی اے ایف ماری پور ڈاکخانہ کراچی ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس ۱۶۰/- روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد:۔ محمد شریف۔

گواہ شد:۔ مرزا محمد لطیف شاہجہانپوری سلسلہ احمدیہ مقیم کراچی

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا مقیم کراچی

درخواست دعا

میرا بچہ آصف محمود سخت بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

ناصر احمد مینیجر چاکا فوالی جام ضلع گوجرانوالہ)

درخواستِ دعا

(۱) میری بہن عزیزہ امۃ الحبیب بعارضہ بخار دکھ اُٹھا رہی کئی دن سے بیمار ہے۔ عزیزہ بہت ہی ہوشیار اور لائق بچی ہے۔ امسال اس نے ایف۔ ایس سی کا امتحان دیا ہے اسے خدمتِ خلق کا بہت شوق ہے اسی لئے وہ ڈاکٹری لائن میں گئی ہے۔ (وسیمہ فردوسیہ ملک (بنت ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے از نیاز نگر)

(۲) میرے بھائی محمد ابراہیم سیالکوٹی گئیں بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں اور کمزور بہت ہو گئے ہیں احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (خلیل احمد کارکن لنگر خانہ)

(۳) میری بیوی مدت سے ذیابیطس کی بیماری میں مبتلا ہے احباب جماعت کی خدمت میں کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ڈاکٹر حبیب اللہ خان ابو حنیفی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گھمن منڈی ضلع گوجرانوالہ)